بجٹ تقریر

برائے مالی سال 2025-2026

آفتاب عالم

وزیر خزانہ، قانون،
پارلیمانی اُمور و انسانی حقوق

پشاور ۱۳ جون ۲۰۲۵ء

محکمہ خزانہ
حکومت خیبر پختونخوا

www.finance.gkp.pk financekpgovt financekpgovt 0919210512

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب اسپیکر!

اللہ ربّ العزّت کی بے شمار حمد و ثناء ہو، جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ اور اس کی محبوب ترین ہستی، سرورِ کائنات، رحمتِ عالم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر بے شمار درود و سلام ہو، جن کی مقدس ذات نے انسانیت کو راہِ ہدایت سے روشناس کرایا۔

یہ ہمارے لیے ایک تاریخی لمحہ ہے کہ 2013 سے لے کر آج تک، خیبر پختونخوا کے عوام نے پاکستان تحریک انصاف پر بھرپور اعتماد کیا۔ عوامی خدمت کا یہ سفر مسلسل جاری ہے، اور 26-2025 کا بجٹ پیش کرنے کا اعزاز بھی ہمیں حاصل ہوا ہے۔ یہ صرف ایک مالی دستاویز نہیں، بلکہ عوامی ترقی، خوشحالی اور انصاف کے وعدوں کا ایک اور ثبوت ہے۔

یہ عوام کا واضح پیغام ہے کہ وہ تبدیلی چاہتے ہیں، وہ ترقی چاہتے ہیں اور وہ انصاف چاہتے ہیں۔ اور پاکستان تحریک انصاف کی حکومت ہر سطح پر ان عوامی توقعات کو پورا کرنے کے لیے پرعزم ہے۔ یہ بجٹ روزگار، تعلیم، صحت، زراعت، صنعت اور دیگر شعبوں میں انقلابی اقدامات لے کر آئے گا۔ اور یہ خوشحال خیبر پختونخوا کی طرف ایک اور قدم ہو گا۔

جناب اسپیکر!

8 فروری کے تاریخی انتخابات میں جب خیبر پختونخوا کے عوام نے اپنا واضح مینڈیٹ پاکستان تحریک انصاف کو دیا، تو صوبے کو شدید مالی بحران، بجٹ خسارے اور معاشی عدم استحکام جیسے چیلنجز کا سامنا تھا۔ لیکن وزیر اعلیٰ علی امین گنڈاپور کی وژنری قیادت اور ٹیم پی ٹی آئی کے دن رات کی بے لوث محنت نے ان مشکلات کو عوامی عزم اور حکمت عملی سے شکست دی۔ ہم نے مالی نظم و ضبط کی پالیسیاں اپنا کر خسارے کو کنٹرول کیا، ترجیحی بنیادوں پر عوامی فلاحی منصوبوں کو بحال کیا اور شفاف حکومت کے اصولوں پر کاربند رہتے ہوئے وسائل کا بہترین استعمال یقینی بنایا، جس کی بدولت آج خیبر پختونخوا پھر سے ترقی کی راہ پر گامزن ہے، اور یہ صرف ہماری کوششوں کا نتیجہ نہیں، بلکہ عوام کے اعتماد اور ہمارے مشترکہ عزم کی فتح ہے۔

جناب اسپیکر!

جب وزیر اعلیٰ علی امین گنڈاپور صاحب نے خیبر پختونخوا کی حکومت سنبھالی، تو غیر آئینی نگران حکومت کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے صوبے کی مالی حالت نہایت خراب تھی۔ صوبائی خزانے میں بمشکل پندرہ دن کی تنخواہوں کے برابر رقم موجود تھی، قرضوں کا ایک بڑا بوجھ سامنے کھڑا تھا، صحت کارڈ پروگرام بند کیا جا چکا تھا، گندم کے ذخائر صوبے کی ضروریات کے لیے انتہائی ناکافی تھے، اور ترقیاتی اخراجات تاریخ کی کم ترین سطح پر پہنچ چکے تھے۔

ایسے سنگین حالات میں حکومت کی باگ ڈور سنبھالنا ایک بڑا چیلنج تھا۔ عمومی تاثر یہی تھا کہ صوبہ معاشی طور پر دیوالیہ ہونے کے قریب ہے، اور چونکہ وفاق میں تحریک انصاف کی مخالف جماعت برسرِ اقتدار تھی، اس

لیے وہاں سے کسی خاص تعاون کی توقع بھی نہیں تھی۔ تاہم، چیئرمین عمران خان کے وژن اور عوام کے اعتماد سے حاصل ہونے والے مینڈیٹ کے تحت، اس حکومت نے خلوص نیت اور دیانتداری سے حکومتی نظام کو سنبھالا۔

گزشتہ سال خیبر پختونخوا حکومت نے اپنا پہلا مالیاتی بجٹ پیش کیا، جس میں 100 ارب روپے کے سرپلس بجٹ کا ہدف مقرر کیا گیا۔ سیاسی مخالفین نے اس ہدف کو غیر حقیقت پسندانہ قرار دے کر اس کا مذاق اڑایا، لیکن **الحمدللہ**، متعدد رکاوٹوں کے باوجود حکومت نے نہ صرف اس ہدف کو حاصل کیا بلکہ اس سے آگے نکل گئی۔

ان رکاوٹوں میں وفاق کی جانب سے این ایف سی (NFC) کے مد میں 42 ارب روپے کی کمی، ضم شدہ اضلاع کے جاری اخراجات میں 40 ارب روپے کی کم ادائیگی، ترقیاتی اخراجات میں اربوں روپے کی کٹوتی، اور وفاقی حکومت کی ٹیکس اہداف میں 1000 ارب روپے کی کمی شامل ہے، جس کے نتیجے میں خیبر پختونخوا کو 90 ارب روپے کم موصول ہوئے۔

ان تمام مالی مشکلات کے باوجود صوبائی حکومت نے مثالی کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے نہ صرف سرپلس بجٹ کا ہدف حاصل کیا بلکہ اسے عبور بھی کیا۔ یہ تاریخی سرپلس بجٹ پچھلے کئی سالوں کے مجموعی بجٹ سرپلس سے کہیں زیادہ اور بھاری ہے، جس کے نتیجے میں آج **الحمدللہ** صوبے کے پاس تین ماہ کی تنخواہوں کے مساوی رقم موجود ہے۔

جناب اسپیکر!

خیبر پختونخوا حکومت نے قرضوں کے مؤثر انتظام کے لیے Debt Management Fund قائم کیا ہے، جس کا بنیادی مقصد مستقبل میں قرضوں کی بروقت ادائیگی کو یقینی بنانا ہے۔ مالی سال 25-2024 میں صوبائی حکومت نے اس فنڈ میں 150 ارب روپے کی انویسٹمنٹ کی، جو کہ صوبے کے مجموعی قرض کا تقریباً 20 فیصد بنتا ہے۔

رواں مالی سال کے دوران صوبائی حکومت نے اپنے واجب الادا قرضوں میں سے مجموعی طور پر 49 ارب روپے کی ادائیگی کی، جس میں 18 ارب روپے کا مارک اپ بھی شامل ہے۔

یہ اقدامات صوبائی حکومت کے مالیاتی نظم و نسق کو بہتر بنانے کی کوششوں کا حصہ ہیں، تاکہ مستقبل میں قرضوں کے دباؤ کو مؤثر انداز میں قابو میں رکھا جا سکے اور معاشی استحکام کو یقینی بنایا جا سکے۔

اس کے ساتھ ساتھ محکمہ خزانہ نے صوبے کے تمام سرکاری محکموں کو واضح ہدایت جاری کی ہے کہ آئندہ کوئی بھی نیا قرضہ لینے سے قبل محکمہ خزانہ سے باقاعدہ مشاورت لازم ہو گی۔ اس پالیسی کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ صرف انہی منصوبوں کے لیے قرضہ حاصل کیا جائے جو آمدن میں اضافے کی صلاحیت رکھتے ہوں، اور قرض کی واپسی بھی متعلقہ منصوبے کی آمدن سے ممکن ہو اور مالی بوجھ میں اضافہ نہ ہو۔

جنابِ اسپیکر!

خیبر پختونخوا گزشتہ کئی دہائیوں سے دہشت گردی کا شکار ہے، جس نے امن و امان کے حالات کو مزید خراب کر دیا ہے۔ پولیس، جو فرنٹ لائن پر کام کر رہی ہے، امن کی بحالی اور دہشت گردی کے خلاف جنگ میں کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔ صوبے میں مستقل امن کے لیے ضروری ہے کہ پولیس کو جدید ساز و سامان سے لیس کیا جائے۔ اس سلسلے میں حکومت نے پولیس کے بجٹ میں نمایاں اضافہ کر کے انہیں مزید موثر بنانے کی کوشش کی ہے۔

رواں مالی سال میں خیبر پختونخوا حکومت نے عوامی تحفظ اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کو مضبوط بنانے کے لیے پولیس فورس کے بجٹ میں نمایاں اضافہ کیا ہے جس کا مقصد پولیس کو جدید اسلحہ، مشینری، حفاظتی آلات اور دیگر ضروری ساز و سامان فراہم کرنا تھا تاکہ پولیس اہلکار جدید وسائل سے لیس ہو کر جرائم اور دہشت گردی جیسے خطرات کا مؤثر انداز میں مقابلہ کر سکیں۔ یہ اقدامات حکومت کے اس عزم کا مظہر ہے کہ وہ خیبر پختونخوا کو ایک پر امن، محفوظ اور خوشحال صوبہ بنانا چاہتی ہے۔

جناب اسپیکر!

اسی طرح صحت کارڈ کی بحالی ایک بڑا سوالیہ نشان بنی ہوئی تھی۔ مخالفین کا کہنا تھا کہ اگرچہ اسے بحال تو کر لیا گیا ہے، لیکن موجودہ حالات میں اس کو جاری رکھنا ناممکن ہو گا۔ مگر تمام قیاس آرائیوں کے برخلاف، ہم نے

صحت کارڈ کے تحت مفت صحت سہولیات فراہم کی ہیں اور مزید براں کئی مہلک بیماریوں جیسے گردے، جگر، بون میرو ٹرانسپلانٹ اور کوکلیئر امپلانٹ وغیرہ کے علاج کو صحت کارڈ میں شامل کیا جاچکا ہے۔

جنابِ اسپیکر!

صوبے میں گڈ گورننس (Good Governance) کے فروغ کے لیے ایک جامع روڈمیپ تشکیل دیا گیا ہے، جس کے تحت مختلف شعبوں میں اصلاحاتی اقدامات متعارف کرائے جارہے ہیں۔ اس مقصد کے لیے مجموعی طور پر 7ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔ ان سیکٹرز میں صحت کے لیے 2860 ملین روپے، معدنیات 700 ملین روپے، صنعتوں کے لیے 700 ملین روپے، لائیوسٹاک کے لیے 620 ملین روپے، محکمہ بلدیات کے لیے 550 ملین روپے اور محکمہ سیاحت کے لیے 550 ملین روپے قابل ذکر ہیں۔

جنابِ اسپیکر!

اب میں ترقیاتی بجٹ کے حوالے سے اس معزز ایوان کو آگاہ کرتا ہوں۔

رواں مالی سال کے ترقیاتی بجٹ کی مد میں بندوبستی اضلاع کے لیے 120 ارب روپے کا تخمینہ رکھا گیا تھا۔ تاہم اپنے بہتر مالیاتی نظم ونسق کے باعث تاریخ میں پہلی مرتبہ اس بجٹ میں تقریباً 30 فیصد اضافہ کرتے ہوئے ADP Plus کے تحت اسے بڑھا کر 155 ارب روپے کر دیا گیا ہے۔ اور یہ اضافی 35 ارب روپے اہم منصوبوں کو بروقت مکمل کرنے میں خرچ ہوئے۔

جنابِ اسپیکر!

اب میں آپکی توجہ محصولات کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں:۔

ایک جانب وفاقی محصولات میں کمی واقع ہوئی، لیکن دوسری جانب صوبائی محصولات میں ریکارڈ اضافہ دیکھنے میں آیا۔ خیبر پختونخوا ریونیو اتھارٹی نے رواں مالی سال کے پہلے 10 ماہ میں 41.635 ارب روپے جمع کیے، جو کہ پچھلے سال کے مقابلے میں 19 فیصد زیادہ ہیں۔ اسی طرح نان ٹیکس آمدن میں **74** فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا، جس کے نتیجے میں مجموعی طور پر 10 ماہ کے دوران صوبائی محصولات میں **35** فیصد کا اضافہ حاصل کیا گیا ہے۔

جناب اسپیکر!

حکومت خیبر پختونخوا صحت کے شعبے کو اپنی ترقیاتی حکمت عملی کا اہم حصہ سمجھتی ہے، کیونکہ معیاری صحت کی سہولیات انسانی ترقی اور معاشی خوشحالی کے لیے بنیادی وجہ ہیں۔ اسی وژن کے تحت محکمہ صحت کو ہمیشہ ترجیح دی گئی ہے، جس کا اظہار حکومتی پالیسی، وسائل کی فراہمی، اور بجٹ میں نمایاں اضافے سے ہوتا ہے۔ حکومت کا عزم ہے کہ ہر شہری کو معیاری اور سستی صحت کی سہولیات فراہم کی جائیں۔ رواں مالی سال 25-2024 کی چند قابل ذکر کاوشیں ذیل ہیں:

❖ صحت کارڈ پلس کا انقلابی منصوبہ، صوبے کی 100 فیصد آبادی کے لیے جاری ہے، اس سے اب تک 44 لاکھ افراد مستفید ہو چکے ہیں، جبکہ آئندہ مالی سال اسی پروگرام میں لائف انشورنس کو بھی شامل کیا جارہا ہے۔

جناب اسپیکر!

پاکستان تحریک انصاف نے خیبر پختونخوا میں تعلیم کے شعبے کو ترجیح دے کر متعدد انقلابی اقدامات کیے ہیں۔ موجودہ حکومت تعلیم کے میدان میں انتہائی سنجیدہ رہی ہے، جس کا ثبوت بجٹ میں اضافہ، اسکولوں کی تعمیر، ٹیکنالوجی کے استعمال، اور معیارِ تعلیم کو بہتر بنانے کی کوششیں ہیں۔ مالی سال 25-2024 کی چند کامیابیوں کا ذکر کچھ یوں ہے:

- صوبہ کی جامعات (Universities) کے لیے 4.6 ارب روپے جاری کئے گئے ہیں۔
- اعلیٰ تعلیم کے فروغ کے لیے صوبائی حکومت نے 4.9 ارب روپے کے ترقیاتی فنڈز جاری کیے، جن سے کئی نئے ڈگری کالجز قائم کیے گئے۔ ان میں اپر دیر، چارسدہ، نوشہرہ، ایبٹ آباد، لکی مروت، سوات، کوہاٹ، کرک، بنوں، بونیر اور دیگر اضلاع کے کالجز شامل ہیں۔ اسی طرح بی ایس (BS) پروگرام کے لیے پانچ کالجز میں بی ایس بلاکس مکمل کیے جا چکے ہیں۔
- ضم شدہ اضلاع میں کالجز کی تعمیر و ترقی اور بحالی کے لیے 1552 ملین روپے کی لاگت سے 46 کالجز میں مرمت، تزئین و آرائش، اور فرنیچر فراہم کیا گیا۔

- ضم شدہ اضلاع میں انفراسٹرکچر کی بہتری کے لئے میگا اسکیم کے تحت 1717 ملین روپے کی لاگت سے 26 کالجز میں اضافی انفراسٹرکچر اور سہولیات مہیا کی جارہی ہیں۔

جناب اسپیکر!

تعلیم ہمارے بچوں کا بنیادی حق اور صوبے کے روشن مستقبل کا ضامن ہے۔ رواں مالی سال 25-2024 کے دوران محکمہ ابتدائی و ثانوی تعلیم نے تعلیمی شعبے میں نمایاں کامیابیاں حاصل کیں، جن کی تفصیل کچھ یوں ہے:

- 16 ہزار اساتذہ کی بھرتی کا عمل ایٹا(ETEA) کے ذریعے شروع کیا جا چکا ہے۔
- نرسری اور پہلی جماعت میں داخل ہونے والے ہر بچے کو اسکول بیگ اور ضروری اسٹیشنری مفت فراہم کی گئی۔
- سرکاری اسکولوں میں طلبا و طالبات میں 3 کروڑ 40 لاکھ مفت درسی کتب تقسیم کی گئیں۔
- طالبات کے لیے وظیفہ پروگرام کے تحت 5 لاکھ 18 ہزار وظائف دیے گئے۔
- 28 ہزار نئے بھرتی شدہ اساتذہ کو تربیت دی گئی اور ساتھ ساتھ برٹش کونسل کے تعاون سے 600 ہیڈ ٹیچرز کو بھی تربیت دی گئی۔
- 3 ہزار گرلز کمیونٹی اسکولز میں 2 لاکھ 65 ہزار سے زائد طالبات کو تعلیم دی گئی اور 6 ہزار 7 سو طالبات کو ایجوکیشن سپورٹ سکیم کے تحت نجی اسکولوں میں داخلہ دیا گیا۔

- ایک ہزار ڈبل شفٹ اسکولوں میں 69ہزار طلبہ کا اندراج کیا گیا۔ڈیجیٹل خواندگی کو گیارہ سو اسکولوں تک توسیع دی گئی اور 6ارب روپے کی لاگت سے اسکول فرنیچر فراہم کیا گیا اور گیارہ سو طلبہ وطالبات کو (ETEA Talented Students) پروگرام کے تحت وظائف دیے گئے۔
- گزشتہ تعلیمی سال2024 میں Out of School Children کو اسکول میں داخل کرنے کا ہدف 13 لاکھ رکھا گیا تھا جبکہ ہدف سے زائد 13.5 لاکھ طلباء وطالبات اسکول میں داخل کیے گئے۔ تعلیمی سال2025 کے لیے یہ ہدف 10 لاکھ ہے جس میں ابھی تک 8 لاکھ سے زیادہ بچوں کا داخلہ کرایا جا چکا ہے اور ستمبر تک مزید 5 لاکھ سے زائد بچے اسکول میں داخل کئے جائیں گے۔

جناب اسپیکر!

خیبر پختونخوا حکومت نے صوبے میں امن و امان میں بہتری لانے کے لیے اور پولیس فورس کو جدید خطوط پر استوار کرنے کے لیے متعدد اہم اقدامات کیے ہیں، جن میں مالی وسائل کی فراہمی، افرادی قوت میں اضافہ، جدید اسلحہ کی خریداری اور ٹیکنالوجی کے استعمال پر خصوصی توجہ شامل ہے۔ اہم نکات درج ذیل ہیں:

- پولیس فورس کو تمام تر سہولیات کی فراہمی کو ترجیحی بنیادوں پر یقینی بنایا گیا ہے۔
- اسلحہ اور دیگر ضروری آلات کی خریداری کے لیے 4.4ارب روپے فراہم کیے گئے ہیں۔
- افرادی قوت میں اضافے کے لیے 2ہزار نئی آسامیاں تخلیق کی گئی ہیں۔

- جدید اسلحہ کی خریداری کے لیے 693.7 ملین روپے خرچ کیے گئے ہیں۔
- پولیس کے لیے گاڑیوں کی مد میں 1220 ملین روپے خرچ کیے گئے ہیں۔

- اسی طرح ضم شدہ اضلاع کی پولیس کو بھی بندوبستی اضلاع جیسی سہولیات مہیا کرنے کے لیے 2.7 ارب روپے کی خطیر رقم خرچ کی گئی ہے۔اس رقم سے اسلحہ، یونیفارم، گاڑیاں اور دیگر ضروری سازوسامان خرید اگیا ہے۔

جناب اسپیکر!

محکمہ مواصلات و تعمیرات نے رواں مالی سال 25-2024 میں صوبے کے نقل و حمل کے نظام کو بہتر بنانے کے لیے اہم اقدامات کیے، جن میں اہم منصوبوں کا خلاصہ کچھ یوں ہے:

- پشاور-ڈیرہ اسماعیل خان موٹروے (365 کلومیٹر) کی تعمیر کے لیے زمین کے حصول کا عمل جاری ہے۔
- ہنگو، بنوں، ٹانک، ڈیرہ اسماعیل خان اور مالاکنڈ میں سڑکوں اور پلوں کی تعمیر اور بحالی کی گئی۔
- انڈس ہائی وے (N-55) کو ڈیرہ اسماعیل خان موٹروے (M-14) سے ملانے والی سڑک کی فزیبلٹی اسٹڈی مکمل کی گئی۔
- 300 کلومیٹر سڑکوں کی تعمیر و بحالی (خاص طور پر دیہی اور ضم شدہ اضلاع میں) مکمل کی گئی

جناب اسپیکر!

اللہ تعالیٰ نے صوبہ خیبر پختونخوا کو انتہائی خوبصورت اور دلکش مقامات سے نوازا ہے۔ کمراٹ ویلی سے لے کر مہوڈنڈ تک، اور شانگلہ سے لے کر گلیات تک، پورے صوبے میں سیاحوں کے لیے پرکشش مقامات موجود ہیں۔ صوبائی حکومت نے ان سیاحتی مقامات کو فروغ دینے کے لیے متعدد اقدامات کیے ہیں جن کی تفصیل کچھ یوں ہے:

- 1500 ملین روپے سے ملاکنڈ اور ہزارہ میں سڑکوں کی تعمیر کی گئی۔
- بین الاقوامی معیار کے Resorts اور ٹورازم زونز کی نشاندہی کی گئی، جس کے لیے ٹھنڈیانی، منکیال اور ہنڈ صوابی منتخب کئے گئے ہیں۔

جناب اسپیکر!

خیبر پختونخوا حکومت نے جنگلات کی بحالی اور توسیع کے لیے متعدد جامع اقدامات متعارف کرائے ہیں:

- پاکستان فارسٹ انسٹیٹیوٹ 2012 کے مطابق خیبر پختونخوا میں جنگلات کا رقبہ 20 فیصد تھا، جس میں پاکستان تحریک انصاف کے بلین ٹری سونامی اور دیگر شجرکاری مہمات کی بدولت 6.3 فیصد اضافہ ہوا، جو کہ پاکستان کے مجموعی جنگلاتی رقبے کا تقریباً 1 فیصد بنتا ہے۔
- گرین گروتھ فریم ورک اور موسمیاتی تبدیلی کے خلاف حکمت عملی نے جنگلات کے فروغ میں کلیدی کردار ادا کیا۔

جنابِ اسپیکر!

ضم شدہ اضلاع کی پائیدار ترقی اور قومی دھارے میں شمولیت حکومت کی ترجیحات میں شامل ہے۔ تاہم، افسوس کے ساتھ عرض کرنا پڑ رہا ہے کہ وفاقی حکومت کی جانب سے این ایف سی ایوارڈ کے تحت ضم شدہ اضلاع کے لیے مختص فنڈز کی فراہمی مسلسل تاخیر کا شکار ہے۔ صرف مالی سال 25-2024 کے دوران ان اضلاع کی آبادی اور پسماندگی کو مد نظر رکھتے ہوئے وفاق کی جانب سے این ایف سی شیئر کی مد میں تقریباً 350 ارب روپے واجب الادا تھے، مگر رواں مالی سال کے پہلے 10 مہینوں میں صوبہ خیبر پختونخوا کو اس مد میں صرف 83 ارب روپے موصول ہوئے ہیں۔

اس تاخیر کے باعث ضم شدہ اضلاع کے بجٹ میں 267 ارب روپے کے کمی کا سامنا ہے، جو نہ صرف ان علاقوں کے ترقیاتی منصوبوں کو متاثر کر رہا ہے بلکہ صوبے کی مجموعی مالی پوزیشن پر بھی منفی اثر ڈال رہا ہے۔ ہم وفاقی حکومت سے پر زور مطالبہ کرتے ہیں کہ این ایف سی ایوارڈ کے تحت خیبر پختونخوا، بالخصوص ضم شدہ اضلاع کے واجب الادا حصے کی فوری اور مکمل ادائیگی کو یقینی بنایا جائے تاکہ ترقیاتی عمل متاثر نہ ہو اور عوام سے کیے گئے وعدے پورے کیے جا سکیں۔

جناب اسپیکر!

اب میں وفاقی واجبات اور صوبائی آمدنی کا مختصر جائزہ اس معزز ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں:

- ضم شدہ اضلاع کے بجٹ میں این ایف سی ایوارڈ کے تحت سالانہ حصہ تقریباً 350ارب روپے ہے، لیکن خیبر پختونخوا کو 10 مہینوں میں صرف 83 ارب روپے ملے، جس سے صوبے کو267ارب روپے کی سالانہ کمی کا سامنا ہے۔
- این ایچ پی(NHP) کے تحت AGN قاضی فارمولے کے مطابق وفاق کے ذمہ 2291 ارب روپے واجب الادا ہیں جبکہ صرف رواں مالی سال میں این ایچ پی کی مد میں وفاق کے ذمہ 71 ارب روپے سے زائد بقایا جات ہیں۔
- پیٹرولیم پالیسی2012 کے مطابق،Windfall Leavy میں خیبر پختونخوا کو تیل کے ذخائر پر58.151ارب روپے وفاق کے ذمہ واجب الادا ہیں۔

جناب اسپیکر!

اب میں اس معزز ایوان کو سالانہ بجٹ برائے مالی سال2025-26 کے اعداد و شمار سے آگاہ کرتا ہوں۔

وفاقی محصولات (Federal Receipts):

نمبر شمار	محصولات کی تفصیل	ارب روپے
.1	وفاقی ٹیکس محصولات (Federal Tax Assignment)	**1147.761**

137.912	دہشت گردی کے خلاف جنگ کے لئے قابل تقسیم محاصل کا 1 فیصد (1 % of Divisible Pool on War & Terror)	.2
57.115	تیل و گیس کی رائیلٹیز اور سرچارج کی مد میں براہِ راست منتقلی (Straight Transfer)	.3
58.151	ونڈ فال لیوی آن آئل (Windfall Levy on Oil)	.4
34.580	پن بجلی کے خالص منافع کی مد میں محصولات (موجودہ سال) (Net Hydel Profit Current Year)	.5
71.410	پن بجلی کے خالص منافع کی مد میں محصولات (بقایا جات) (Net Hydel Profit Arrears)	.6
1506.929	**کل میزانیہ (Total)**	

جناب اسپیکر!

اب میں معزز ایوان کو صوبائی محصولات (Provincial Own Receipts) کے بارے میں آگاہ کرتا ہوں جس میں 38 فیصد اضافہ دیکھا گیا ہے۔ یہاں پر یہ بات قابل غور ہے کہ ہم نے نئے ٹیکسسز لگانے کے بجائے ٹیکس نیٹ میں اضافہ کیا ہے:

ارب روپے	**محصولات کی تفصیل**	**نمبر شمار**
83.500	ٹیکس محصولات (Tax Receipts)	.1

45.500	نان ٹیکس محصولات (Nontax Receipts)	.2
129.000	**کل میزانیہ (Total)**	

جناب اسپیکر!

اب میں معزز ایوان کو دیگر محصولات (Other Receipts) کے بارے میں آگاہ کرتا ہوں:

ارب روپے	محصولات کی تفصیل	نمبر شمار
0.250	کیپیٹل محصولات (Capital Receipts)	.1
10.000	دیگر وسائل وذرائع (Ways & Means)	.2
10.25	**کل میزانیہ (Total)**	

جناب اسپیکر!

اب میں معزز ایوان کی توجہ ضم شدہ اضلاع کی مد میں وفاق سے ملنے والے محصولات کی طرف دلانا چاہتا ہوں:

ارب روپے	محصولات کی تفصیل	نمبر شمار
80.000	اخراجاتِ جاریہ گرانٹ (Current Budget Grant)	.1

63.000	اخراجاتِ جاریہ کے لئے اضافی گرانٹ (Additional Demand for Current Budget)	.2
39.600	سالانہ ترقیاتی پروگرام (Annual Development Programme)	.3
50.00	تیز تر عمل درآمد پروگرام (اے آئی پی) (Accelerated Implementation Programme)	.4
42.740	دیگر صوبوں سے 3 فیصد شیئر (3٪ Share from other Provinces)	.5
17.000	عارضی طور پر بے گھر افراد کے لیے (Temporarily Displaced Persons)	.6
292.340	**کل میزانیہ (Total)**	

جناب اسپیکر

بیرونی امداد سے چلنے والے منصوبوں کے محصولات بھی ہمارے بجٹ کا اہم حصہ ہے۔ جس کی تفصیل کچھ یوں ہے:

ارب روپے	محصولات کی تفصیل	نمبر شمار
171.830	بیرونی امداد۔ قرضے Foreign Projects Loans	.1

5.358	بیرونی امداد۔ گرانٹس Foreign Projects Grant	2.
177.188	**کل میزانیہ (Total)**	

جناب اسپیکر!

وفاقی حکومت کی امداد سے چلنے والے ترقیاتی وغیر ترقیاتی منصوبوں کے محصولات کی تفصیل کچھ یوں ہے:

ارب روپے	محصولات کی تفصیل	نمبر شمار
3.293	وفاقی حکومت کی امداد سے چلنے والے ترقیاتی وغیر ترقیاتی منصوبے Development + Non-Development Grants (PSDP)	.1

جناب اسپیکر!

اب میں اس معزز ایوان کے سامنے تمام محصولات کا خلاصہ پیش کرتا ہوں:

ارب روپے	تفصیل	نمبر شمار
1506.929	وفاقی محصولات (Federal Receipts)	1.
129.000	صوبائی محصولات (Provincial Own Receipts)	2.
10.250	دیگر محصولات (Other Receipts)	3.

292.340	ضم شدہ اضلاع کی مد میں محصولات: (Merged Districts Receipts)	4.
177.188	بیرونی امداد سے چلنے والے منصوبوں کے محصولات (Foreign Projects Assistance)	5.
3.293	وفاقی حکومت کی امداد سے چلنے والے ترقیاتی و غیر ترقیاتی منصوبے Development + Non Development Grants (PSDP)	6.
2119.000	**کل میزانیہ (Total)**	

جناب اسپیکر!

اب آتے ہیں اخراجات کی طرف:

اخراجاتِ جاریہ بندوبستی اضلاع (Current Expenditure Settled)

مالی سال26-2025میں بندوبستی اضلاع کے لیے جاری اخراجات(Current Expenditure)کا کل تخمینہ **1255** ارب روپے ہے جس کی تفصیل کچھ یوں ہے:

ارب روپے	اخراجات کی تفصیل	نمبر شمار
288.514	صوبائی تنخواہیں (Provincial Salary)	.1
288.609	تحصیل تنخواہیں (Tehsil Salary)	.2

190.297	پنشن (Pension)	.3
334.028	غیر تنخواہی اخراجات (Non Salary)	.4
65.657	ایم ٹی آئیز کی اخراجات (MTIs Expenditure)	.5
37.545	غیر تنخواہی اخراجات (تحصیل) (Non -Salary Expenditure Tehsil)	.6
40.350	کیپیٹل اخراجات (Capital Expenditure)	.7
10.000	دیگر وسائل وذرائع (Ways & Means)	.8
1255.000	**کل میزانیہ (Total)**	

جناب اسپیکر!

اب میں ضم شدہ اضلاع کے جاری اخراجات کی تفصیل بیان کرتا ہوں:

اخراجات جاریہ ضم شدہ اضلاع (Current Expenditure Merged Districts)

مالی سال 26-2025 میں ضم شدہ اضلاع کے لیے جاری اخراجات (Current Expenditure) کا کل تخمینہ **160.000** ارب روپے ہے جس کی تفصیل کچھ یوں ہے:

نمبر شمار	اخراجات کی تفصیل	ارب روپے
.1	صوبائی تنخواہیں (Provincial Salary)	56.842
.2	تحصیل تنخواہیں (Tehsil Salary)	46.865
.3	پنشن (Pension)	4.670
.4	غیر تنخواہی اخراجات (Non Salary)	24.285
.5	عارضی طور پر بے گھر افراد کے لیے بجٹ (Temporarily Displaced Persons)	17.000
.6	غیر تنخواہی اخراجات (تحصیل) (Non Salary Expenditure Tehsil)	10.339
	کل میزانیہ (Total)	**160.000**

جناب اسپیکر!

اب میں اس معزز ایوان کو صوبے کے کل اخراجات جاریہ کی تفصیل سے آگاہ کرتا ہوں:

Current Expenditure (Settled + Merged Districts)

نمبر شمار	تفصیل	ارب روپے
1.	بندوبستی اضلاع (Settled Districts)	1255.000
2.	ضم شدہ اضلاع (Merged Districts)	160.000
	کل میزانیہ (Total)	**1415.000**

جناب اسپیکر!

صوبہ کی ترقی اور عوام کی خوشحالی میں ترقیاتی اخراجات کا اہم کردار ہے۔ ترقیاتی اخراجات سے نہ صرف عوام کا معیارِ زندگی بلند ہوتا ہے بلکہ روزگار کے مواقع میسر ہونے سے معیشت کا پہیہ بھی چلتا ہے۔

ترقیاتی اخراجات (Development Expenditure)

مالی سال 26-2025 میں ترقیاتی اخراجات کی مد میں **547** ارب روپے مختص کیے گئے ہیں جن کی تفصیل کچھ یوں ہے:

نمبر شمار	ہیڈز	ارب روپے
1.	صوبائی سالانہ ترقیاتی پروگرام۔ (Provincial Annual Development Program)	195.000
2.	ضلعی سالانہ ترقیاتی پروگرام (District Annual Development Program)	39.000
3.	ضم شدہ اضلاع کا سالانہ ترقیاتی پروگرام۔ (Merged Districts Annual Development Program)	39.600
4.	ضم شدہ اضلاع کے لیے (اے آئی پی) (Accelerated Implementation Program (AIP))	92.740
5.	بیرونی معاونت سے چلنے والے منصوبے (Foreign Project Assistance)	177.188
6.	وفاقی حکومت کی امداد سے چلنے والے ترقیاتی منصوبے (Federal PSDP)	3.472
	کل میزانیہ (Total)	**547.000**

جناب اسپیکر!

- مالی سال 26-2025 کے بجٹ میں محصولات کی مد میں **129 ارب روپے** کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔اس تخمینے کے بنیادی تفصیلات مندرجہ ذیل ہیں:
- Debt Management Fund کے مد میں **17 ارب** روپے کا منافع متوقع ہے۔

- حکومت کے ویژن کے مطابق کوئی نیا ٹیکس نہیں لگایا گیا۔
- مائنز اینڈ منرل سیکٹر میں سیمنٹ رائلٹی کی شرح کو بڑھا دیا گیا ہے جس سے 7.2 ارب روپے کا ریونیو متوقع ہے۔
- KPRA سے بھی مختلف سروسز کی مد میں **4.8 ارب** روپے کی اضافی ٹیکس آمدنی متوقع ہے۔
- رہائشی اور کمرشل پراپرٹی کی الاٹمنٹ اور ٹرانسفر کی سٹامپ ڈیوٹی 2 فیصد سے کم کر کے 1 فیصد کر دی گئی ہے۔
- رہائشی اور کمرشل پراپرٹیز پر 4.9 مرلے تک پراپرٹی ٹیکس میں چھوٹ دی گئی ہے۔
- ہوٹل بیڈ ٹیکس کو 10 فیصد سے کم کر کے 7 فیصد کر دیا گیا ہے۔
- 36000 روپے کی ماہانہ آمدنی والے افراد پر پروفیشنل ٹیکس ختم کر دیا گیا ہے۔
- ماحول دوست الیکٹرک گاڑیوں کی رجسٹریشن کی فیس اور ٹوکن ٹیکس معاف کر دیا گیا ہے ۔
- یہ امر قابل ذکر ہے کہ حکومت خیبر پختونخوا نے سابقہ فاٹا اور پاٹا کے لیے ٹیکس میں ریلیف پالیسی کو برقرار رکھا ہے، اور مالی سال 26-2025 میں بھی ان علاقوں پر کوئی نیا ٹیکس نافذ نہیں کیا گیا۔
- صنعتی عمارتوں کے لیے بقایاجات پر 25 فیصد چھوٹ دی گئی ہے۔

جناب اسپیکر!

اب میں اس معزز ایوان کو مختلف محکموں کے بجٹ کے اہم نکات سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں۔ وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا جناب علی امین خان گنڈا پور کی مدبرانہ قیادت میں، حکومت نے مالی سال 26-2025 کے بجٹ میں عوامی فلاح و بہبود کے متعدد اہم منصوبے اور اقدامات تجویز کیے ہیں، جن کا موازنہ میں گزشتہ مالی سال 25-2024 سے پیش کر رہا ہوں۔

❖ محکمہ صحت:

- محکمہ صحت کا گزشتہ سال کا بجٹ 232 ارب روپے تھا، جو آئندہ مالی سال کے لیے بڑھا کر 276 ارب روپے کر دیا گیا ہے، جو گزشتہ سال کے مقابلے میں 19 فیصد زیادہ ہے۔
- بندوبستی اضلاع میں صحت کارڈ پلس کا بجٹ 28 ارب روپے سے بڑھا کر 35 ارب روپے کیا گیا ہے، جو گزشتہ سال کے مقابلے میں 25 فیصد زیادہ ہے۔ جبکہ ضم شدہ اضلاع کے لیے صحت سہولت پروگرام کے تحت 6 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔ مالی سال 26-2025 کے لیے درج ذیل اقدامات اٹھائے جائیں گے۔
  - بنیادی صحت مراکز کی بہتری کے لیے 2,500 سے زائد شہری و دیہی مراکز کے لیے 1,200 ملین روپے مختص کیے گئے ہیں، تاکہ ادویات، طبی سامان، بجلی و پانی کی فراہمی اور مریضوں کی دیکھ بھال کو بہتر بنایا جاسکے۔
  - پانچ اضلاع میں نوزائیدہ بچوں کی نگہداشت کے مراکز کا قیام۔

- مردان اور بنوں میں پشاور انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی (PIC) کے سیٹلائٹ مراکز(Cardiac Units) کا قیام۔
- ضلع اپر چترال میں نرسنگ کالج کا قیام۔
- ضلع کرم میں صدہ ہسپتال کی کٹیگری ڈی سے کٹیگری سی میں اپگریڈیشن۔
- ضلع اورکزئی میں ڈبوری ہسپتال کی بحالی و تعمیر نو۔

❖ تعلیم:

- **ابتدائی و ثانوی تعلیم** کا گزشتہ سال کا بجٹ 327 ارب روپے تھا، جسے آئندہ سال کے لیے 11 فیصد بڑھا کر 363 ارب روپے کر دیا گیا ہے۔مالی سال 26-2025 کے لیے درج ذیل اقدامات اٹھائے جائیں گے:

- شرح خواندگی میں اضافے اور Out of School Children کی انرولمنٹ بڑھانے کے لیے ایجوکیشن ایمرجنسی کے نفاذ کا فیصلہ کیا گیا ہے جس کے لیے 5 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔
- خیبر پختونخوا حکومت نے اسکولوں میں بنیادی سہولیات کو بہتر بنانے کے لیے خصوصی فنڈز مختص کئے ہیں جس سے 32,500 سرکاری اسکولوں میں 5.9 ملین طلباء وطالبات کے لیے تدریسی مواد، کلاس رومز کی مرمت اور غیر نصابی سرگرمیوں جیسے کھیلوں اور تقریبات کو فروغ دیا جاسکے گا۔

- گرلز کمیونٹی سکولز کے اساتذہ کے لیے 1593 ملین روپے کی فراہمی۔
- مفت درسی کتب کے لیے 8545 ملین روپے کی فراہمی۔
- 3 ارب روپے کی لاگت سے ڈیرہ اسماعیل خان میں گرلز کیڈٹ کالج کی تعمیر۔
- خیبر پختونخوا میں 10 تاریخی اسکولوں کے تحفظ اور بحالی کے لیے 855 ملین روپے کا منصوبہ۔
- سال 26-2025 کے لیے کم از کم 50 فیصد Out of School Childre کی انرولمنٹ کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔
- اساتذہ کی عارضی کمی کو پورا کرنے کے لیے پیرنٹ ٹیچر کونسلز کے ذریعے عارضی اساتذہ کی بھرتی کے لیے آئندہ مالی سال یعنی 26-2025 میں 1,000 ملین روپے مختص کیے گئے۔

- **اعلیٰ تعلیم** کا گزشتہ سال کا بجٹ 36 ارب روپے تھا، جسے آئندہ سال کے لیے بڑھا کر 50 ارب روپے کر دیا گیا ہے، جو گزشتہ سال کے مقابلے میں 39 فیصد زیادہ ہے۔ مالی سال 26-2025 کے لیے درج ذیل اقدامات اٹھائے جائیں گے:
  - یونیورسٹیز کا بجٹ 3 ارب روپے سے بڑھا کر 10 ارب روپے کر دیا گیا ہے۔
  - 3.5 ارب روپے کی لاگت سے 5 نئے کالجز کی تعمیر کا منصوبہ شروع کیا جا رہا ہے۔
  - سرکاری کالجوں کو اپلائیڈ سائنس و ٹیکنالوجی کے مراکز میں تبدیل کرنے کے منصوبے پر 2772 ملین روپے خرچ ہونگے۔

- اعلیٰ تعلیم کے لیے سکالرشپ اینڈومنٹ فنڈ میں 1240 ملین کا اضافہ۔
- سرکاری کالجز میں طالبات کو مفت تعلیم مہیا کرنے کے لیے پروگرام کا آغاز کیا گیا ہے۔

❖ پولیس وامن امان:

- پولیس کا گزشتہ سال کا بجٹ 124 ارب روپے تھا، جسے آئندہ سال کے لیے 27 فیصد بڑھا کر 158 ارب روپے کر دیا گیا ہے۔ مالی سال 2025-26 کے لیے درج ذیل اقدامات اٹھائے جائیں گے

- اسلحہ، گاڑیاں اور دیگر خریداری کے لیے 13 ارب روپے سے زائد کی فراہمی، جس میں 3 ارب روپے ضم شدہ اضلاع کے لیے مختص ہیں۔
- خیبر پختونخوا حکومت نے پولیس نظام کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کے لیے ڈیجیٹل طریقہ کار کے پہلے مرحلے کا آغاز کر دیا ہے، جس کا مقصد پولیس کی کارکردگی، شفافیت اور عوامی خدمات کی فراہمی کو مزید مؤثر بنانا ہے۔
- سیف سٹی پراجیکٹ پشاور کے لیے کمانڈ اینڈ کنٹرول سینٹر کی تعمیر اور 3 دیگر اضلاع میں اس پروگرام کی توسیع۔
- ضم شدہ اضلاع میں پولیس اور سی ٹی ڈی کے انفراسٹرکچر کی استعداد کار میں اضافہ اور ترقی۔

- پولیس شہداء پیکج کو تمام رینکس کے لیے بڑھا دیا گیا ہے جس میں کانسٹیبل تا انسپکٹر کے لیے 11 ملین، ڈی ایس پی و اے ایس پی کے لیے 16 ملین، اور ایس پی سے ڈی آئی جی تک کے لیے 21 ملین روپے شامل ہیں۔

❖ محکمہ موصلات وتعمیرات:

- محکمہ مواصلات و تعمیرات کا گزشتہ سال کا بجٹ 72 ارب روپے تھا، جسے آئندہ سال کے لیے 70 فیصد بڑھا کر 123 ارب روپے کر دیا گیا ہے، جس سے مواصلات کے نظام میں مجموعی طور پر بہتری آئی گی۔ مالی سال 26-2025 کے لیے درج ذیل اقدامات اٹھائے جائیں گے:

- ضلع نوشہرہ میں محب بانڈہ / پشتون گڑھی اور خویشگی کو ملانے کے لیے دریائے کابل پر پل کی تعمیر کے لیے 680 ملین روپے کی فراہمی۔
- ضلع چترال میں سیلاب سے متاثرہ سڑکوں اور پلوں کی بحالی کے منصوبے کے لیے 689 ملین روپے۔
- بریکوٹ سوات میں بائی پاس روڈ کی تعمیر کے لیے 250 ملین روپے کی فراہمی
- ضلع شمالی وزیرستان میں بنوں میر انشاہ غلام خان روڈ کو دو رویا کرنے کے لیے 9.6 ارب روپے کا منصوبہ۔

- چشمہ درہ تنگ روڈ براستہ کافر کوٹ کی بحالی کے لیے 1.2 ارب روپے کی خطیر رقم مختص۔

❖ محکمہ لائیوسٹاک وڈیری ڈیولپمنٹ

- محکمہ لائیوسٹاک وڈیری ڈیولپمنٹ کا گزشتہ سال کا بجٹ 15 ارب روپے تھا، جسے آئندہ سال کے لیے 17 فیصد بڑھا کر 17 ارب روپے کر دیا گیا ہے۔ مالی سال 26-2025 کے لیے درج ذیل اقدامات اٹھائے جائیں گے:
  - خیبر پختونخوا کے چار اضلاع میں اعلیٰ نسل کے گھوڑوں کی افزائش نسل کی سہولیات کے قیام کے لیے 500 ملین روپے کا منصوبہ۔
  - خیبر پختونخوا میں مصنوعی افزائش ِ نسل کے ذریعے مویشیوں کی پیداواری صلاحیت بڑھانے کے لیے 1 ارب روپے۔
  - ضم شدہ اضلاع میں جانوروں کی صحت کی سہولیات کی بحالی، تعمیر اور قیام کے لیے 1 ارب روپے کی خطیر رقم مختص۔
  - ضم شدہ اضلاع میں غربت کے خاتمے، غذائی قلت پر قابو پانے اور مقامی معیشت کو فروغ دینے کے لیے صوبائی حکومت نے 300 ملین روپے مختص کیے ہیں۔

❖ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ:

- محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کا گزشتہ سال کا بجٹ 24 ارب روپے تھا، جسے آئندہ سال کے لیے 34 فیصد بڑھا کر 32 ارب روپے کر دیا گیا ہے۔ مالی سال 26-2025 کے لیے درج ذیل اقدامات اٹھائے جائیں گے:
  - صوبہ بھر میں پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے لیے 17.6 ارب روپے کی لاگت سے مختلف منصوبے شروع کئے جا رہے ہیں جن کے لیے رواں مالی سال کے دوران درج ذیل رقوم مختص کی گئی ہیں:
    - ➢ شمالی اضلاع کے لیے 1287 ملین روپے۔
    - ➢ جنوبی اضلاع کے لیے 575 ملین روپے۔
    - ➢ وسطی اضلاع کے لیے 1075 ملین روپے۔
    - ➢ ضم شدہ اضلاع کے لیے 725 ملین روپے۔
  - ضلع کوہاٹ کے مختلف علاقوں اور دیہات کے لیے پینے کے پانی کی فراہمی کے لیے 1610 ملین روپے کا منصوبہ شروع کیا جا رہا ہے۔

❖ محکمہ آبپاشی:

- محکمہ آبپاشی کا گزشتہ سال کا بجٹ 37 ارب تھا، جسے آئندہ سال کے لیے 23 فیصد بڑھا کر 46 ارب روپے کر دیا گیا ہے۔ مالی سال 26-2025 کے لیے درج ذیل اقدامات اٹھائے جائیں گے:

- پانی کی ذخائر میں بہتری اور زراعت کے فروغ کے لیے مختلف ڈیمز کے منصوبے شروع کیے جا رہے ہیں جن میں ٹانک زام، حیدر زام، چودھوان زام، درابند زام، توراوری ڈیم، بروسہ ڈیم اور سمری پائین ڈیمز شامل ہیں۔
- 200 شمسی توانائی پر مبنی آبپاشی کے ٹیوب ویلز قائم کیے جائیں گے۔

❖ **محکمہ ہاؤسنگ:**

- محکمہ ہاؤسنگ کا گزشتہ سال کا بجٹ 50 کروڑ تھا، جسے آئندہ سال کے لیے 108 فیصد بڑھا کر 1.04 ارب روپے کر دیا گیا ہے۔

❖ **محکمہ صنعت و حرفت:**

- محکمہ صنعت و حرفت کا گزشتہ سال کا بجٹ 1.70 ارب روپے تھا، جسے آئندہ سال کے لیے 58 فیصد بڑھا کر 2.70 ارب روپے کر دیا گیا ہے۔
- بنوں اکنامک زون میں صنعتی و تجارتی سرگرمیوں کے فروغ کے پیشِ نظر **132 KV** کے گریڈ اسٹیشن کی تعمیر کا فیصلہ کیا گیا ہے، تاکہ بجلی کی بلا تعطل فراہمی کو یقینی بنایا جا سکے۔
- ضم شدہ اضلاع میں قائم ٹیوٹا (TEVTA) کے اداروں میں بنیادی سہولیات کی کمی کو دور کرنے کے لیے ایک جامع ترقیاتی منصوبہ رواں مالی سال کے بجٹ میں شامل کیا گیا ہے۔

❖ محکمہ بلدیات و دیہی ترقی:

- محکمہ بلدیات و دیہی ترقی کا گزشتہ سال کا بجٹ 40.91 ارب روپے تھا، جسے آئندہ سال کے لیے 35 فیصد بڑھا کر 55.39 ارب روپے کر دیا گیا ہے۔ مالی سال 26-2025 کے لیے درج ذیل اقدامات اٹھائے جائیں گے:
- صوبہ بھر میں Uplift and Beatification کے اقدامات کے تحت مختلف منصوبے شروع کیے جا رہے ہیں جن کی لاگت درج ذیل ہیں:
  - ➢ شمالی اضلاع کے لیے 6150 ملین روپے۔
  - ➢ جنوبی اضلاع کے لیے 3300 ملین روپے۔
  - ➢ وسطی اضلاع کے لیے 5300 ملین روپے۔
  - ➢ ضم شدہ اضلاع کے لیے 2950 ملین روپے۔
- خیبر پختونخوا کے مختلف اضلاع میں سرکاری زمین پر عوامی پارکوں کے قیام کے لیے 2 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔
- ضلع پشاور، چارسدہ، ڈیرہ اسماعیل خان، سوات اور ہری پور میں جدید سلاٹر ہاؤسز کی تعمیر کے لیے 800 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

❖ محکمہ زکوٰۃ، عشر، سماجی بہبود، خصوصی تعلیم:

- محکمہ زکوٰۃ، عشر، سماجی بہبود، خصوصی تعلیم گزشتہ سال کا بجٹ8 ارب روپے تھا، جسے آئندہ سال کے لیے135 فیصد بڑھا کر19.11 ارب روپے کر دیا گیا ہے۔
- 1.2 ارب کی لاگت سے ڈویژن کے سطح پر " آٹیزم کا شکار خصوصی بچوں " کے لیے مراکز کے قیام کا منصوبہ ہے۔
- خیبر پختونخوا کے مختلف اضلاع میں بے سہارا اور نادار بچوں کی نگہداشت و تربیت کے لیے ادارہ 'زمونگ کور' کے پانچ نئے کیمپس کے قیام کے لیے 600 ملین روپے مختص کیے گئے ہیں۔
- شمالی وزیرستان اور باجوڑ میں مستحق اور بے سہارا افراد کو عارضی رہائش کی سہولیات فراہم کرنے کے لیے 'پناگاہوں' کے قیام کا منصوبہ بھی رواں مالی سال کے ترقیاتی پروگرام میں شامل کیا گیا ہے۔

❖ محکمہ کھیل وامور نوجوانان(Sports &Youth Affairs):

- محکمہ کھیل وامور نوجوانان کا گزشتہ سال کا بجٹ 8.9 ارب روپے تھا، جسے آئندہ سال کے لیے30 فیصد بڑھا کر 11.6 ارب روپے کر دیا گیا ہے۔مالی سال26-2025 کے لیے درج ذیل اقدامات اٹھائے جائیں گے:

- ضلع بونیر میں ایک بین الاقوامی معیار کا کثیر المقاصد انڈور جمنازیم (Multipurpose Indoor Gymnasium) قائم کرنے کا منصوبہ رواں مالی سال کے ترقیاتی پروگرام میں شامل کیا گیا ہے، تاکہ نوجوانوں کو کھیلوں اور جسمانی سرگرمیوں کے لیے جدید سہولیات فراہم کی جاسکیں۔
- خیبر پختونخوا کے تمام ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز میں خواتین کے لیے انڈور کھیلوں کی سہولیات کے قیام کا منصوبہ تجویز کیا گیا ہے۔

جناب اسپیکر!

اب میں اس ایوان کو بجٹ26-2025 میں دیئے گئے ریلیف اقدامات کے بارے میں آگاہ کرتا ہوں:

- ❖ بڑھتی ہوئی مہنگائی کو مد نظر رکھتے ہوئے ،صوبائی حکومت نے ملازمین کی بنیادی تنخواہوں میں10 فیصد اضافہ کرنے کی تجویز پیش کی ہے۔
- ❖ ریٹائرڈ ملازمین کی مشکلات کو مد نظر رکھتے ہوئے، ان کی ماہانہ پنشن میں7 فیصد اضافہ کی بھی تجویز ہے۔
- ❖ کم از کم اجرت کو36 ہزار سے بڑھا کر40 ہزار کرنے کی سفارش کی جاتی ہے۔
- ❖ سرکاری ملازمین کے لیے ڈسپیریٹی ریڈکشن الاؤنس(DRA) کو 15 فیصد سے بڑھا کر 30 فیصد کرنے کی تجویز ہے۔

- خیبر پختونخوا پولیس میں سپاہی سے لیکر انسپکٹر تک کے عملے کی تنخواہوں کو پنجاب پولیس کے مساوی کرنے کی تجویز ہے۔
- پولیس کی قربانیوں کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے خیبر پختونخوا حکومت نے شہداء پیکج میں نمایاں اضافہ کیا ہے۔
  - کانسٹیبل، اے ایس آئی اور انسپکٹر کے لیے شہداء پیکج کو 10 ملین سے بڑھا کر 11 ملین روپے کر دیا گیا ہے۔
  - ڈی ایس پی اور اے ایس پی کے لیے یہ پیکج 15 ملین سے بڑھا کر 16 ملین روپے کر دیا گیا ہے۔
  - ایس پی، ایس ایس پی اور ڈی آئی جی رینک کے شہداء کے لیے پیکج کو 20 ملین سے بڑھا کر 21 ملین روپے کر دیا گیا ہے۔
- اس کے ساتھ ساتھ شہداء کے اہل خانہ کو رہائشی سہولیات کی فراہمی کے لیے 5،7،10 مرلہ اور ایک کنال کے پلاٹس دیے جائیں گے۔

جناب اسپیکر!

اب میں معزز اراکین اسمبلی کے سامنے بجٹ 26-2025 کے کل محصولات اور اخراجات کا خلاصہ پیش کرتا ہوں:

نمبر شمار	تفصیل	ارب روپے
.1	کل محصولات Total Receipts	2119.000
.2	کل اخراجات (اخراجات جاریہ مع ترقیاتی اخراجات) Total Expenditure (Current + Development)	1962.000
	میزان (بجٹ سرپلس) **Balance (Budget Surplus)**	**157.000**

جناب اسپیکر!

اب میں اس ایوان کو صوبے کی طرف سے وفاقی حکومت سے اہم مطالبات کو دوبارہ اجاگر کرتا ہوں، کیونکہ ان اقدامات پر صوبہ خیبر پختونخوا کے مالی و ترقیاتی اہداف کے حصول کا انحصار ہے۔

- صوبائی حکومت قبائلی اضلاع کے انضمام کے بعد سے وفاقی حکومت سے یہ مطالبہ کر رہی ہے کہ ضم شدہ اضلاع کی فنڈنگ طے شدہ طریقہ کار (NFC) کے مطابق فراہم کی جائے۔

ایک طرف وفاقی حکومت اپنے وعدے کے مطابق بجٹ نہیں دے رہی اور دوسری طرف 25ویں آئینی ترمیم کے بعد جو حصہ این ایف سی ایوارڈ کے تحت ملنا چاہیے تھا، وہ بھی فراہم نہیں کیا جارہا۔

- این ایف سی کا دسواں ایوارڈ جولائی 2025 میں اختتام پذیر ہونے جارہا ہے لیکن بدقسمتی سے وفاقی حکومت این ایف سی اجلاس بلانے میں ناکام رہی ہے، جس کے باعث ضم شدہ اضلاع کی محرومیاں مزید بڑھ رہی ہیں۔ ایک طرف ملک بھر کے بجٹ میں اضافہ ہو رہا ہے، لیکن ضم شدہ اضلاع کو ان کی آبادی کے تناسب سے حصہ نہیں دیا جارہا۔
- رواں مالی سال 25-2024 میں مجموعی طور پر خیبر پختونخوا حکومت نے 70 ارب روپے اپنے وسائل سے ضم شدہ اضلاع کی تنخواہوں، دیگر اخراجات اور ترقیاتی بجٹ کی مد میں خرچ کیے، جو کہ ان کی ضروریات کے مقابلے میں ناکافی ہے۔ وفاقی بجٹ 26-2025 میں بھی ہمارے تخمینہ کے مطابق **299.6 ارب** روپے ضم شدہ اضلاع کے لیے مختص کیے جانے چاہیے تھے، لیکن صرف **145** ارب روپے رکھے گئے ہیں، جو کہ کسی صورت قابل قبول نہیں۔
- ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ وفاق جلد از جلد گیارہواں این ایف سی ایوارڈ بلائے، اور اس کے ساتھ ساتھ ترقیاتی اور غیر ترقیاتی بجٹ کی کمی پورا کرنے کے لیے اضافی رقم مختص کرے۔ دیگر علاقوں کی نسبت ضم شدہ اضلاع ترقی میں پیچھے رہ گئے ہیں جس کی وجہ سے ان علاقوں میں دہشت گردی میں اضافہ ہوا، جو کہ پورے ملک کے امن و امان کو متاثر کر رہا

ہے۔ ہمارا وفاقی حکومت سے مطالبہ ہے کہ ضم شدہ اضلاع کے بجٹ میں اضافہ کیا جائے، تاکہ ان کے معیارِ زندگی کو باقی ملک کے برابر لایا جاسکے۔

- اس کے علاوہ NHP, Windfall Levy on Oil, Royalty on Gas and Oil وغیرہ کی مد میں وفاق کے ذمہ اربوں روپے کے بقایاجات ہیں، جو کہ کئی سالوں سے واجب الادا ہیں۔ جس کی وجہ سے صوبہ خیبر پختونخوا کے عوام کی فلاح و بہبود کے اقدامات متاثر ہو رہے ہیں۔

جنابِ اسپیکر!

اپنی تقریر کو سمیٹتے ہوئے تمام معزز اراکین اسمبلی سے گزارش ہے کہ آئیں! اس معزز ایوان کے ذریعے اپنے تمام شہریوں کے لیے خوشحال اور روشن مستقبل کے عزم کا اعادہ کریں۔ یہ بجٹ محض ایک مالیاتی دستاویز نہیں، بلکہ ہماری اجتماعی ترقی کا ایک جامع روڈمیپ ہے۔ یہ اقتصادی استحکام، سماجی انصاف، اور صنفی مساوات کے فروغ کے لیے ہماری پختہ عزم کی علامت ہے۔

ہم نے تعلیم، صحت، انفراسٹرکچر اور ماحولیاتی تحفظ کے شعبوں میں بنیادی اصلاحات کی ہیں۔ سرمایہ کاری اور روزگار کے نئے مواقع پیدا کرکے، ہم نے یہ یقینی بنانے کی کوشش کی ہے کہ معاشرے کا ہر فرد، خاص طور پر کمزور طبقات، ترقی کے اس سفر میں شامل ہوں اور کسی سے پیچھے نہ رہیں۔

عمران خان صاحب کی ہدایت کے مطابق ایک اسپیشل کمیٹی (Special Committee) کا قیام عمل میں لایا جائے گا جو ترقیاتی کاموں کی افادیت کا جائزہ ، بنیادی سہولیات کی فراہمی اور ترقیاتی ترجیحات کا میرٹ پر فیصلہ کرے گی۔ اور اس کمیٹی میں تمام ممبران اور اسٹیک ہولڈر کو مشاورت میں شامل کیا جائے گا۔

جناب اسپیکر!

جس طرح وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا جناب علی امین خان گنڈاپور نے واضح طور پر اعلان کیا ہے کہ بجٹ کی منظوری سے قبل پاکستان تحریکِ انصاف کے پیٹرن اِن چیف جناب عمران خان صاحب کو بجٹ پیش کیا جائے گا، اور ان کی رائے اور وژن کو اس میں شامل کیا جائے گا۔ اور اس کے لیے وفاقی حکومت عمران خان صاحب سے ملاقات کا انتظام کروائے گی اور وہ بجٹ 2025-26 کی اجازت دیں گے۔

اگر یہ ملاقات نہ کرائی گئی، تو اس کی تمام تر ذمہ داری وفاقی حکومت پر عائد ہو گی، اور ہم اپنا آئندہ کا لائحہ عمل طے کرنے میں مکمل طور پر آزاد ہوں گے، جس کا حتمی فیصلہ عمران خان صاحب کریں گے۔

جنابِ اسپیکر!

آخر میں، میں محکمہ خزانہ اور منصوبہ بندی کی پوری ٹیم کا دِل سے شکریہ ادا کرنا چاہوں گا، جن کی انتھک محنت، لگن اور پیشہ ورانہ مہارت کے بغیر یہ جامع اور عوامی مفادات پر مبنی بجٹ تیار کرنا ناممکن ہوتا۔

آخر میں اس شعر کے ساتھ اپنی تقریر کا اختتام کرتا ہوں:

طوفانوں سے آنکھ ملاؤ سیلابوں پر وار کرو

ملّاحوں کا چکر چھوڑو تیر کے دریا پار کرو

پاکستان زندہ باد

پاکستان تحریکِ انصاف پائندہ باد